38886 ـ کچھ مدت بعد فروخت کرنے کی غرض سے خریدی گئی زمین کی زکاۃ کس طرح ادا کی جائیگی ؟

سوال

فروخت کرنے کی غرض سے خریدی گئی اراضی کی زکاۃ کس طرح ادا کی جائیگی، اراضی کچھ مدت رکھی جائیگی تا کہ اسے فروخت کیا جاسکے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کچھ مدت بعد فروخت کرنے کی غرض سے خریدی گئی اراضی دو حالتوں سے خالی نہیں:

پہلی حالت:

اس سے مال محفوظ کرنا مقصود ہو تا کہ وہ رقم کہیں اور صرف نہ ہو جائے، اور اس سے تجارت یا منافع حاصل کرنا مقصود نہ ہو، تو اس ارضی میں زکاۃ نہیں ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (34802) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوسری حالت:

اس اراضی سے تجارت اور منافع حاصل کرنا مقصود ہو، تو یہ اراضی تجارتی سامان میں شامل ہو گی اور اس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے.

اور سال کے آخر میں تجارتی سامان کی قیمت لگا کر اس میں سے دس کا چوتھائی حصہ یعنی اڑھائی فیصد (2.5 %) کے حساب سے زکاۃ ادا کی جائیگی گی، اور اس کی قیمت خرید کو مد نظر نہیں رکھا جائیگا.

مثلا اگر کوئی زمین ايك لاكھ ریال کی خریدی گئی ہو تو سال کے آخر میں زکاۃ واجب ہونے کے وقت اس کی قیمت ايك لاكھ پچاس ہزار ریال کے برابر ہو تو سال پورا ہونے پر اس ايك لاكھ دس ہزار کی زکاۃ ادا کرنی واجب ہے، اور اگر اس کے برعکس ہو تو معاملہ بھی برعکس ہو گا.

اگر زمین ايك لاكھ میں خریدی اور سال مکمل ہونے کے وقت اس کی قیمت صرف پچاس ہزار ریال کے برابر ہو تو آپ

کے ذمہ صرف پچاس ہزار ریال کی زکاۃ نکالنا واجب ہو گی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 334) فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین (18 / 205 ، 236).

تنبیہ:

یہ جاننا ضروری ہے کہ تجارتی سامان کا سال زمین وغیرہ کی خریداری کے وقت سے نیا شروع نہیں ہو گا، بلکہ وہ اس نقدی کا نصاب پورا ہونے کے وقت سے شروع ہو گا جس کے ساتھ وہ سامان خریدا گیا ہے.

اور اس بنا پر؛ اس اراضی کا سال اس رقم کا سال ہی ہو گا جس رقم سے یہ اراضی خریدی گئی ہے.

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (32715) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .